مُصنّف

نبیرۂ اعلیٰ حضرت، جانشینِ حضور مفتی اعظم ہند، تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی

الحاج الشاہ حافظ و قاری محمد اختر رضا خاں قادری ازہری

دامت برکاتہم العالیہ

Waris e Uloom e Alahazrat, Nabirah e Hujjat ul Islam, Janasheen e Mufti e Azam Hind, Jigar Gosha e Mufassir e Azam Hind, Shaikh ul Islam Wal Muslimeen, Qazi ul Quzzat, Taj ush Shariah Mufti

Muhammad Akhtar Raza Khan

Qadiri Azhari Rahmatullahi Alihi

Or Khaanwada e Alahazrat k Deegar Ulama e Kiram Ki Tasneefat Or Hayaat o Khidmaat k Mutaluah k Liyae Visit Karen.

To discover about writings, services and relical life of the sacred heir of Imam Ahmed Raza, the grandson of Hujut-ul-Islam, the successor of Grand Mufti of India, his Holiness, Tajush-Shariah, Mufti

Muhammd Akhter Raza Khan

Qadri Azhari Rahmatullahi Alihi

the Chief Islamic Justice of India, and other Scholars and Imams of golden Razavi ancestry, visit

www.muftiakhtarrazakhan.com

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام

تاج الشریعہ جانشین مفتی اعظم حضرت علامہ مفتی الحاج الشاہ حافظ وقاری
محمد اختر رضا خاں قادری ازہری دامت برکاتہم العالیہ
(زیب مسند رشد وہدایت بریلی شریف)

ناشر
اسلامک ریسرچ سینٹر
۵۸۔ کنگران، سوداگران بریلی شریف (یوپی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلسلۂ اشاعت: ۱۳

نام کتاب:۔۔۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام

فتوی:۔۔۔ حضرت تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں ازہری

کمپوزنگ:۔۔۔ مولانا محمد شفیق الحق رضوی

باہتمام:۔۔۔ حافظ غلام محی الدین رضوی، قاری صغیر احمد رضوی

سال اشاعت اول: رجب المرجب ۱۴۲۶ھ/۲۰۰۵ء

سال اشاعت دوم: صفر المظفر ۱۴۳۷ھ/نومبر ۲۰۱۵ء

ناشر

اسلامک ریسرچ سینٹر

۵۸۔ کنگران، سوداگران بریلی شریف (یوپی)

فون: 09837549282,09927506409,09873877274

E-mail:mrazvi.razvi@gmail.com WWW.ALAHAZRAT BOOKS.COM

فتوی جانشین مفتی اعظم حضرت تاج الشریعہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید اسلامپورہ بھیونڈی میں ایک نمائش لگا تا ہے۔اس نمائش کا ایک مضمون۔ (مکالمہ) میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے متعلق، درج تھا کہ آزر آپ کے والد جو کہ بت تراش تھے۔ کچھ سنیوں نے اس پر اعتراض کیا اور زید سے کہا کہ انہوں نے اپنے علمائے کرام سے سنا کہ تمام انبیاء کرام کے والدین، ساجدین میں سے تھے۔ مگر زید نے ان کی بات نہیں مانی اور ثبوت کے طور پر چار حوالے دیئے جو کہ زیروکس کی شکل میں نیچے درج ہیں۔

(۱)۔۔۔قیل کان اسم ابیه (أی ابراهیم) تارخ فعرب فجعل آزر (راغب اصفهانی: المضردات فی غریب القرآنص ۱۳)

(۲)۔۔۔قال ابن الحرء الطبری فی تفسیره قد یکون له (ای لآزر) اسمان کما لکثیر من الناس او یکون احدهما القباو هذا الذی قاله جید قوی۔(تفسیر ابن کثیر ۔جلد ۲ ص ۱۵۱)

(۳)۔۔۔ابن حبیب البغدادی (متوفی ۲٥٤ ،هجری) کی کتاب المحبر طبع دائرۃ المعارف العثمانیه حیدر آباد ۱۹٤۲ء) میں ہے: تارخ و هو آزر (ص ٤)

یہ قول کہ آزر حضرت ابراہیم کے چچا تھے ضعیف ترین قول ہے، کلدانی زبان میں بڑے پجاری کے لئے آدار کا لفظ مستعمل تھا۔ یہ معرب ہو کر

آزر بن گیا۔اصل نام تارح تھا،اور آزر علم وصفی قرآن کریم نے اسی علم وصفی سے یاد کیا۔

و هو أی ابراهيم ابن آزر و اسمه تارح

(علامہ جلال الدین سیوطی: الاتقان فی علوم القرآن جلد دوم ص ۱۳۸)

سوالات:

(۱) کیا زید گمراہ ہے؟ اس کے لیے شرعی حکم کیا ہے؟

(۲) کیا زید نے جو حوالے دئے ہیں درست ہیں؟ اور اگر غلط ہیں تو صحیح کیا ہیں؟

(۳) آزر، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد تھے یا چچا؟

(۴) حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام کیا تھا۔ اور وہ کیا تھے؟

(۵) تمام انبیاء کرام کے والدین کے مذہب سے متعلق شریعت کیا کہتی ہے؟

جوابات مدلل ومفصل مرحمت فرمائیں۔ بینوا توجروا

منصور احمد حبیبی ۶۸؍ اسلام پورہ، بھیونڈی، تھانہ (مہاراشٹر)

محققانہ جواب:

الجواب: محققین علماء کرام کا مسلک یہ ہے کہ حضور پرنور شفیع المذنبین سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے تمام اکابر کرام، وامہات کریمات، سیدنا آدم علیہ السلام سے حضرت عبداللہ وسیدہ آمنہ تک سب موحد تھے، کوئی کافر نہ تھا، اور آیتِ کریمہ الذی یراك حین تقوم و تقلبك فی الساجدین۔ یعنی جو تمہیں دیکھتا ہے جب تم قیام فرماتے ہو اور مومنوں کے اصلاب میں تمہارے دورہ کو دیکھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس کی تفسیر میں مروی ہے کہ

آپ نے فرمایا ای تقلبك من اصلاب طاھرۃ من بعد اب الی أن جعلك نبیاً فکان نور النبوۃ ظاھراً فی ابائه یعنی اللہ تعالیٰ آپ کے پاک پشتوں میں دورہ کو اور ایک پدر سے دوسرے پدر کی پشت میں منتقل ہونا دیکھا ہے، یہاں تک کہ حضور کو اللہ تعالیٰ نبی بنا کر بھیجا تو نبوت کا نور آپ کے اباء کرام میں ظاہر تھا، یہ تفسیر امام ابوالحسن ماوردی نے سیدنا عبداللہ بن عباس سے نقل فرمائی، اور امام جلال الدین سیوطی نے اپنی تصنیف مسالک الحنفاء میں ان سے نقل فرما کر اسے مقرر رکھا اور اس خصوص میں امام جلال الدین سیوطی نے چند رسالے تحریر فرمائے، جن کا خلاصہ شمول الاسلام لاصول الرسول الکرام تصنیف لطیف سیدنا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ میں ہے فلیر جع۔

اور آزر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد نہ تھے، ان کے والد کا نام تارخ تھا اور آزر آپ کے چچا کا نام ہے، جو کافر تھا۔ یہی مسلک بکثرت نسابین (یعنی وہ لوگ جو شجرۂ نسب بیان کرتے ہیں) کا ہے اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور سلف کی ایک جماعت کا بھی یہی قول ہے۔

دلائل مفسرین:

چنانچہ اسی مسلک الحنفاء میں امام سیوطی فرماتے ہیں و ھذا القول اعنی ان أزر لیس ابا ابراھیم و رد عن جماعة من السلف اخرج ابن ابی حاتم بسند ضعیف عن ابن عباس فی قوله (و اذ قال ابراھیم لا بیه ازر)قال انب ابا ابراھیم لم یکن اسمه أزر و انما کا اسمه تارخ یعنی یہ قول کہ ابراہیم علیہ السلام کے باپ کا نام آزر نہ تھا ایک جماعت سلف سے وارد ہوا،

ابن ابی حاتم نے بسند ضعیف ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آیت کریمہ (واذقال ابراھیم لابیہ ازر) کی تفسیر میں روایت کیا کہ ابراہیم علیہ السلام کے باپ کا نام آزر نہ تھا، ان کے باپ کا نام تارخ تھا۔

اسی میں مجاہد سے ہے لیس ازر ابا ابراھیم آزر ابراہیم علیہ السلام کا باپ نہ تھا۔

اسی میں ابن جریج سے بسند صحیح بروایت ابن المنذر ہے کہ ابن جریج نے فرمایا لیس ازر بابیہ انما ھو ابراھیم بن تیرح اور تارح بن شاروخ بن ناحور بن فالخ۔

اسی میں اسدی سے بسند صحیح بطریق ابن ابی حاتم مروی ہوا، انہ قیل لہ اسم ابی ابراھیم ازر فقال بل اسمہ تارخ یعنی اسدی سے کہا گیا ابراہیم علیہ السلام کے باپ کا نام آزر ہے انہوں نے فرمایا بلکہ ان کے والد کا نام تارخ ہے اور اسی مسلک الحنفاء کی توجیہ باعتبار لغت یوں ہے کہ لفظ اب کا اطلاق چچا پر شائع وذائع ہے، اور اس کی نظیر قرآن کریم میں موجود ہے قال تعالیٰ ام کنتم شھداء اذ حضر یعقوب الموت اذ قال لبنیہ ما تعبدون من بعد قالوا نعبد الٰھک و الٰہ ابائک ابراھیم و اسمعیل و اسحق کیا تم اس وقت حاضر تھے جب یعقوب علیہ السلام کی وفات کا وقت تھا، جب کہ انہوں نے اپنے بیٹوں سے فرمایا "میرے بعد تم کسے پوجو گے، وہ بولے ہم آپ کے خدا اور آپ کے اباء کرام ابراہیم و اسماعیل و اسحٰق کے خدا کو پوجیں گے" آیتِ کریمہ میں اسمٰعیل علیہ السلام کو اب (باپ) فرمایا حالانکہ وہ چچا ہیں۔

دعائے ابراہیم:

امام جلال الدین سیوطی نے ایک اثر سے ثابت فرمایا کہ وہ ابراہیم علیہ السلام کا چچا ہی تھا، جس کے لے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعاء مغفرت فرمائی تھی، پھر جب آپ کو اس کا حال روشن ہوا تو آپ اس سے بیزار ہو گئے۔

چنانچہ اسی مسلک الخفاء میں ہے و یر شحہ ایضا ما اخرجہ ابن المنذر فی تفسیرہ بسند صحیح عن سلیمان بن صرد قال لما اراد وأن یلقوا ابراھیم فی النار جعلوا یجمعون الحطب حتی ان کانت العجوز لیجتمع الحطب فلما ان اراد و ان یلقوہ فی النار قال حسبی اللہ و نعم الوکیل فلما القوہ قال اللہ (یانار کونی برداً وّ سلاماً علی ابراھیم) فقال عمہ ابراھیم من اجلی رفع عنہ فارسل اللہ علیہ شرارۃ من النار فوقعت علی قدمہ فاخرقتہ فقد صرح فی ھذا الاثر بعم ابراھیم و فیہ فائدۃ أخریٰ و ھو انہٗ ھلک فی ایام القاء ابراھیم فی النار و قد أخبر اللہ سبحنہ فی القران بان ابراھیم ترک الا ستغفارلہ لما تبین لہ أنہ عدو للہ و وردت الاثار بأن ذلک تبین لہ لما مات مشرکاً و انہ لم یستغفر لہ بعد ذلک الیٰ قولہ فاستغفر لوالدیہ و ذالک بعد ھلال عمہ بمدۃ طویلۃ فیسقط من ھذا أن الذکر فی القران بالکفر و التبری من الاسغفار لہ ھو عملہ لا ابوہ الحقیقی فللہ الحمد علی ما الھمہ۔

خلاصہ عبارت یہ کہ اس قول کی تائید اس اثر سے ہوئی ہے جو ابن المنذر نے بسند صحیح سلیمان بن صرد سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا جب

کافروں نے ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالنے کا ارادہ کیا تو لکڑیاں جمع کرنے لگے، یہاں تک کہ بوڑھی عورت بھی لکڑیاں اکٹھا کرتی، تو جب ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالنا چاہا، آپ نے حسبی اللہ و نعم الوکیل فرمایا یعنی مجھے اللہ کافی ہے اور وہ بہتر کارساز پھر جب آپ کو آگ میں ڈال دیا تو اللہ نے حکم دیا کہ اے آگ ابراہیم علیہ السلام پر ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی ہو جا، تو آپ کا چچا بولا کہ ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے بچالیا، تو اللہ تعالیٰ نے آگ کا ایک شرارہ بھیجا جو اس کے پیر پر پڑا تو اسے جلا ڈالا، تو اس اثر میں ابراہیم علیہ السلام کے چچا کی صراحت آئی۔

ترک دعائے مغفرت:

اور اس میں ایک دوسرا فائدہ ہے اور وہ یہ کہ آپ کا چچا اس زمانہ میں ہلاک ہوا جب آپ کو آگ میں ڈالا گیا تھا۔ اور قرآن عظیم نے بتایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کے لیے دُعاء مغفرت ترک فرما دی تھی، جب انہیں اس کا دشمن خدا ہونا محقق ہوا، اور روایتوں میں آیا ہے کہ اس کا یہ حال ان کو اس وقت کھلا جب وہ مشرک مرا، اور انہوں نے اس کے لئے اس کے بعد دعاء مغفرت نہ کی، اور اپنے چچا وفات کی طویل عرصہ کے بعد انہوں نے اپنے والدین کے لیے دعاءِ مغفرت کی، تو یہاں سے ظاہر ہوا کہ قرآن میں جس کے کفر اور اس کے لئے دعاء مغفرت سے تبری کا ذکر آیا وہ ابراہیم علیہ السلام کا چچا تھا، ان کے پدر حقیقی نہ تھے، وہی مفردات کی عبارت تو وہ قیل سے شروع ہے اور قیل سے قول ضعیف کو تعبیر کرتے ہیں، اور کبھی مجرد قول کی حکایت مقصود ہوتی ہے

مگر غالبا ضعف کی طرف اشارہ کرنے کے لیے مستعمل ہوتا ہے،تو باعتبار غالب امام راغب کے نزدیک بھی یہ قول ضعیف معلوم ہوتا ہے،اور علی الاقل احتمال ہے،اور محتمل کو مستدل بنانا صحیح نہیں اور ابن کثیر کی عبارت جو یہاں تحریر ہوئی۔

نسب نامہ:

اس تفسیر ابن کثیر میں اس سے پہلے یوں تحریر فرمایا:

قال الضحاك عن ابن عباس أن اباابراهيم لم يكن اسمه ازر و انما كان اسمه تارخ رواه ابن ابى حاتم و قال ايضا حدثنا احمد بن عمرو بن ابى عاصم النبيل حدثنا ابى حدثنا ابو عاصم مثيب حدثنا عكرمه عن ابن عباس فى قوله (واذ قال ابراهيم لابيه ازر) یعنی آزر الصنم و ابو ابراهيم اسمه تارخ و امه اسمها مثانى و امرأة اسمها ساره و ام اسمعيل اسمها هاجر وهى سرية ابراهيم و هكذا قال غير و احد من علماء النسب ان اسمه تارخ۔

خلاصہ عبارت یہ ہے کہ آزر کی تفسیر میں ضحاک نے ابن عباس سے روایت کیا،انہوں نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام کے باپ کا نام آزر نہ تھا بلکہ تارخ تھا،اور ضحاک ہی نے اپنی سند سے حضرت ابن عباس سے آزر کی تفسیر میں روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا آزر صنم کا نام ہے،اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے باپ کا نام تارخ اور ماں کا نام مثانی،اور بیوی کا نام سارہ،اور آپ کی کنیز ام اسمعیل کا نام ہاجر ہے،اور اسی طرح بہت سے علماء نسب کا قول ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کے باپ کا نام تارخ ہے،تو ابن عباس رضی اللہ عنہما اور اکثر علماء کے

مقابل تنہا ابن جریر علیہ الرحمہ یا ابن کثیر کا قول کیونکر لائق تسلیم ہے، اور اتقاق کی عبارت کا جواب خود تصریحات امام سیوطی علیہ الرحمہ سے ہوگیا۔

اسی اتقان میں ہے ولو الدی اسم ابیہ تارخ و قید أزر و قیل یا زر و اسم ام مثانی و قیل نوفا و قیل لیوقا یعنی ابراہیم علیہ السلام کے باپ کا نام تارخ تھا، اور کہا گیا ہے کہ ازر اور ماں کا نام مثانی، اور کہا گیا ہے نوفا اور کہا گیا کہ لیوفا تھا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ علامہ امام سیوطی کے نزدیک راجح و معتمد یہی ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کے باپ کا نام تارخ تھا، اسی لئے اسے مقدم کیا اور آزر کو قیل سے (مشعر ضعف ہے) تعبیر کیا۔

خلاصہ کلام:

یہاں سے ظاہر ہے کہ اتقان کی وہ عبارت جو اس تصریح کے خلاف ہے ناسخ کی طرف سے زلت قلم یا سہو و نسیان کا نتیجہ ہے۔ زید کے حوالوں کا جواب ہمارے اس فتویٰ سے ظاہر ہوگیا، اور زید اگر دانستہ معاندین بین نہ مرض قلب کا شکار تو اسے گمراہ کہنا صحیح نہیں، البتہ اتباع جمہور محققین کا ضرور تارک ہے اور خاطی ہے، اور اس کے قول سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کی طرف کفر کی نسبت لازم آتی ہے، اور حضرت ابراہیم علیہ السلام حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آباء کرام میں ہیں، تو یہ بات حضور علیہ السلام کے لئے مظنۂ اذیت ہے، اور ان کی اذیت عذابِ علیم کی موجب ہے، قال تعالیٰ ان الذین یوذون اللہ و رسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا و الآخرۃ اسی لیے علماء نے ابوین کریمین میں سے کسی ایک کی نسبت یہ کہنے کی ممانعت فرمائی کہ وہ جہنم میں ہیں۔

نبی کریم کے اجداد موحد:

اسی مسالک الحنفاء میں ہے قال السهيلى فى الروض لانف بعد ايراده حديث مسلم و ليس لنا نحن ان نقول ذلك فى ابويه صلى الله عليه و سلم لقوله لا تؤذوا الاحياء بسبب الاموات و قال تعالىٰ (انّ الذين يؤذون الله و رسوله)الاية وسئل القاضى ابو بكر بن الغرلى أحد أئمة المالكية عن رجل قال ان ابا النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى النار فاجاب بان من قال ذلك فهو ملعون لقوله تعالىٰ (ان الذين يؤذون الله ورسوله لعنهم الله فى الدينا والاٰخرة)قال ولا اذى اعظم من ان يقال عن ابيه انه فى النار۔(الخ)

لہذا اس بات سے احتراز ضرور جو حضور علیہ السلام کے لیے اذیت کا سبب ہو، یہاں سے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے آباء کرام کا حال معلوم ہوا، اور وہ یہ کہ وہ سب کے سب موحد تھے (ماشاء اللہ) ان میں کوئی کافر نہ تھا، اور دیگر انبیاء کرام کے والدین کے متعلق تصریح نظر سے نہ گزری، اوران کے مقام رفیع کے شایان کہ ان کا نسب نجاست کفر سے پاک ہو۔

انبیائے کرام کا نسب نجاست سے پاک :

چنانچہ علامہ ابوالحسن ماوردی سے امام سیوطی ناقل لما کان انبیاء اللہ صفوۃ عبارۃ و خیرۃ خلقہ لما کلفھم من القیام بحقہ والارشاد لخلقہ استخلصھم من اکرم العناصر و اجتبا ھم بحکم الاواضر فلم یمکن نسبھم من قدح و لمنصبھم من جرح الخ۔ اس عبارت سے مستفاد ہوتا ہے کہ دیگر انبیاء کرام کا نسب بھی نجاست کفر سے پاک ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ:

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری غفرلہ

۱۳؍ربیع الاول ۱۴۰۷ھ

مرکزی دارالافتاء سوداگران بریلی شریف

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرالقوی